حضرت میسون بنت بحدل تابعیہ یا نصرانیہ؟

(ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی)

روافض کا ہمیشہ سے یہ ناپاک طریقہ رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس ذوات قدسیہ پر زبان طعن دراز کی جائے، انہیں برا بھلا کہا جائے اور ان کی شخصیات کو مجروح کیا جائے اور بات اگر امیر المؤمنین خال المسلمین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہو تب تو یہ اونٹ پٹانگ چیزوں کو دلیل بناتے ہیں، کبھی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر براہ راست زبان طعن دراز کی جاتی ہے تو کبھی آپ پر طعن کرنے کے لیے یزید کی آڑ لی جاتی ہے اسی طرح کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت میسون بنت بحدل نصرانیہ تھیں، اور آپ نے ایک نصرانی عورت سے نکاح کیا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس میں ہمارے بعض سنی احباب کو بھی دھوکا ہوا اور انہوں نے بھی سمجھا کہ واقعی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نصرانی تھی، ہمارا مقصد انہیں سنی بھائیوں کی غلط فہمی کو دور کرنا ہے، یاد رہے کہ میسون بنت بحدل، عظیم الشان مومنہ بلکہ تابعیہ تھی، اور آپ کے دفاع سے مقصود آپ کی تابعیت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان صحابیت کا دفاع ہے۔

ورنہ یزید سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں، یزید کے بارے میں ہمارا وہی مؤقف ہے جو تمام اہل سنت کا ہے کہ یزید ایک انتہائی فاسق و فاجر، ظالم و جابر، مردود و مطرود شخص ہے جس کے فسق پر اہل حق کا اجماع ہے۔

میسون بنت بحدل کا تعارف

حضرت میسون بنت بحدل بہت عقلمند، بڑی ہی حسین و جمیل، اور انتہائی دین دار خاتون تھیں، رب کریم نے آپ کو شرف تابعیت سے مشرف فرمایا اور آپ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات بھی کی ہیں۔

حوالے ملاحظہ فرمائیں:

(1) آپ کے ایمان و دانش مندی کے متعلق حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م 774ھ) نے لکھا:

وَكانَتْ حازِمَةً عَظيمَةَ الشَّأْنِ جَمالًا وَرِياسَةً وَعَقْلًا وَدِينًا.

ترجمہ: آپ بڑی دوراندیش، حسن و جمال، ریاست، عقل مندی اور دین میں بڑی شان والی تھی۔

(البدایہ والنہایہ: 11/463، مطبوعہ دار ہجر للطباعہ والنشر)

(2) حضرت میسون بنت بحدل کی شعر گوئی کے بارے میں امام فن لغت تقی الدین دقیقی رحمہ اللہ (م 613ھ) لکھتے ہیں:

وَلَمْ تَزَلِ العَرَبُ تَصِفُ النِّسَاءَ بِحُسْنِ المَنطِقِ وَتَسْتَمْلِحُ مِنْهُنَّ قَرْضَ الشِّعْرِ وَالقُدْرَةَ عَلَيْهِ، فَمِنْ ذَلِكَ عَمَّاتُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَشْعَارُهُنَّ فِي رِثَاءِ عَبْدِ المُطَّلِبِ.... وَمِنْهُنَّ مَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلٍ الكِلَابِيَّةُ.

ترجمہ: اہل عرب عورتوں کی اچھی گفتگو کی خوبی بیان کرتے اور عورتوں کے شعر گنگنانے اور اس پر قدرت کو اچھا جانتے تھے تو انھیں میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں اور ان کے اشعار ہیں جو انھوں نے حضرت عبد المطلب کے وصال پر پڑھا، اور انہی خواتین میں میسون بنت بحدل بھی ہیں۔

(اتفاق المبانی وافتراق المعانی: ص 128، 129، م 131 مطبوعہ دار عمار، اردن)

(3) اسی طرح امام خیر الدین زرکلی نے لکھا:

مَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلِ بن أنيف، من بني حارثة بن جناب الكلبي: أمّ يزيد بن معاوية. شَاعِرَةٌ .

ترجمہ: میسون بنت بحدل شاعرہ تھیں۔ (الاعلام للزرکلی: 7/ 338، 339، مطبوعہ دار العلم)

حضرت میسون بنت بحدل کی روایت

(4) امام ابو احمد بن عدی جرجانی رحمہ اللہ (م 365ھ) نے اپنی کتاب الکامل میں آپ سے ایک روایت نقل کی ہے:

عَنْ مَيْسُونَ بِنْتِ بَحْدَلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ قَوْمٌ يُنَالُهُمُ الإِخْصَاءُ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هَذَا الكَلَام.

ترجمہ: میسون بنت بحدل سے مروی، وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک قوم ہوگی جو اپنی نسل کشی کریں گے تو انہیں خیر کی وصیت کرنا یا اسی کی مثل فرمایا۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال: 3/ 432، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

آپ شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ شرف تابعیت سے بھی مشرف ہیں اور آپ نے اپنے شوہر نامدار حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت بھی کی ہے۔

(5) امام ابن عساکر رحمہ اللہ (م 571ھ) لکھتے ہیں:

فَمَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلِ بْنِ أُنَيْفِ بْنِ دُلْجَةَ، أُمُّ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، رَوَتْ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجِهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. (مُلْتَقَطًا)

ترجمہ: میسون بنت بحدل بن انیف بن دلجہ یزید بن معاویہ کی والدہ نے اپنے شوہر امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ (تاریخ دمشق: 70/ 133، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

مَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلِ بْنِ أُنَيْفِ بْنِ دُلْجَةَ، زَوْجُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَأُمُّ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، رَوَتْ عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَرَوَى عَنْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَكَانَتِ امْرَأَةً لَبِيبَةً.

ترجمہ: میسون بنت بحدل بن انیف بن دلجہ جو کہ حضرت امیر معاویہ کی زوجہ اور یزید کی ماں ہیں، انھوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، اور ان سے محمد بن علی نے روایت کی، اور یہ عقلمند خاتون تھیں۔ (تاریخ دمشق: 70/ 130، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

عَنْ مَيْسُونَ بِنْتِ بَحْدَلٍ ، زَادَ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ : امْرَأَةِ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ قَالا : عَنْ مُعَاوِيَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَيَكُونُ قَوْمٌ يَنَالُهُمُ الإِخْصَاءُ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا (تاریخ دمشق لابن عساکر: 70/ 131 تحت رقم 13838، دار الفکر)

نیم رافضی حضرات یہ بتانے کی زحمت گوارا کریں گے کہ کیا نصرانی سے روایت لی جا سکتی ہے؟

علمائے محدثین کا آپ کی روایات لینا اور انہیں قبول رکھنا بھی آپ کے ایمان پر دلالت کرتا ہے۔

(6)تفسیر البحر المحیط وغیرہ کتب میں بھی ایک روایت آپ کے متعلق مذکور ہے جس سے میسون بنت بحدل کے مسلمان ہونے کی تائید ملتی ہے:

وعن ميسون بنت بحدل الكلابية : إن معاوية دخل عليها ومعه خصي فتقنعت منه، فقال: هو خصي فقالت : يا معاوية أتر المثلة تحلل ما حرم الله . (بحر المحیط:8 /35،مطبوعہ دار الفکر بیروت)

یہ روایت اگرچہ مسلمان ہونے کی دلیل نہیں لیکن مسلمان ہونے کی تائید ضرور کرتی ہے اس طرح کہ خدا خوفی کی وجہ سے حلال وحرام کا امتیاز رکھنا اور پردہ کا اتنا اہتمام کرنا شریعت اسلامیہ ہی کا خاصہ ہے۔

(7)اسی طرح مشہور محدث جمال الدین یوسف المعروف سبط ابن جوزی رحمہ اللہ(م654ھ) لکھتے ہیں:

وَيَزِيدُ أُمُّهُ مَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلِ بْنِ أُنَيْفِ بْنِ دُلْجَةَ، وَلَدَتْ لَهُ يَزِيدَ وَابْنَةً فَمَاتَتْ صَغِيرَةً، رَوَتْ مَيْسُونُ عَنْ مُعَاوِيَةَ الحَدِيثَ (مُلْتَقَطًا)

ترجمہ:اور یزید کی والدہ میسون بنت بحدل بن انیف بن دلجہ ان سے یزید اور ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن میں فوت ہوگئی،حضرت میسون بنت بحدل نے امیر معاویہ سے روایت لی ہے۔ (مراۃ الزمان فی تواریخ الاعیان:8 /98،مطبوعہ دار الرسالہ العالمیہ دمشق،سوریا)

(8)امام جرح وتعدیل امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأُمُّهُ مَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلٍ الكِلَابِيَّةُ، رَوَى عَنْ أَبِيهِ

ترجمہ:اور یزید کی ماں میسون بنت بحدل نے اس کے والد(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی۔

(تاریخ الاسلام:2 /731،مطبوعہ دار الغرب الاسلامی)

(9)امام رضی الدین صغانی رحمہ اللہ(م650ھ) لکھتے ہیں:

وَمَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلِ بْنِ أُنَيْفٍ، مِنْ بَنِي حَارِثَةَ بْنِ جَنَابٍ، أُمُّ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِنَ التَّابِعِيَّاتِ.

ترجمہ:میسون بنت بحدل بن انیف یہ قبیلہ بنی حارثہ بن جناب سے ہیں،یزید بن معاویہ کی والدہ ہیں،تابعیات میں سے ہیں۔

(العباب الزاخر واللباب الفاخر:1 / 200)

(10)امام زبیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَيْسُونُ بِنْتُ بَحْدَلِ بْنِ أُنَيْفٍ، مِنْ بَنِي حَارِثَةَ بْنِ جَنَابِ بْنِ هَبَلٍ، مِنْ بَنِي كَلْبٍ، أُمُّ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْ أَبِيهِ، وَعَلَيْهِ مِنَ اللهِ تَعَالَىٰ مَا يَسْتَحِقُّ، قَالَ الصَّاغَانِيُّ: وَهِيَ مِنَ التَّابِعِيَّاتِ.

ترجمہ:میسون بنت بحدل بن انیف یہ قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں،یزید بن معاویہ کی والدہ ہیں،اللہ اس کے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے راضی ہو اور یزید کو وہ سزا دے جس کا یہ مستحق ہے،امام صاغانی کہتے ہیں یہ تابعیات میں سے ہیں۔(تاج العروس: 16 /529،مطبوعہ دار الہدایہ)

(11)ابن قیسرانی(م507ھ) لکھتے ہیں۔

حَدِيث: سَيكون قوم ينالهم الاختصاء، فَاسْتَوْصُوا بهم خيرا. رَوَاهُ خَالِد بن يزِيد الْقَسرِي: عَن عمارالدهني، عَن مُحَمَّد بن عَليّ، عَن مَيْسُونُ ابْنة بجدل، عَن مُعَاوِيَة. وَلم يُتَابع خَالِد على رواياته، وَقد غفل عَنهُ من تكلم فِي الرِّجَال. وَهُوَ ضَعِيف. (ذخیرۃ الحفاظ:3 /1485 رقم3280)

(12) ابن ماکولا رحمہ اللہ (م475ھ) لکھتے ہیں۔

فميسون بنت بحدل بن أنيف ابن دلجة بن قنافة بن عدي بن زهير بن حارثة بن جناب بن هبل الكلبية أم يزيد بن معاوية روت عن معاوية بن أبي سفيان زوجها عن النبي صلى الله عليه وسلم، روى حديثها محمد بن نوح الجنديسابوري عن أبي العباس أحمد بن محمد بن أنس عن أبي عبد الرحمن الطبري عن خالد بن يزيد القسري عن عمار الدهني عن محمد بن علي عن ميسون عن معاوية.

(الاکمال لابن ماکولا:7 /251، مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ الہند)

(13) ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی (م392ھ) لکھتے ہیں۔

الشاعر هو حميد بن حريث بن بحدل الكلبي، شاعر إسلامي، وعمته ميسون بنت بحدل الكلبية، أم يزيد بن معاوية.

(المصنف ابن جنی، شرح التصریف لابی عثمان المازنی:ص356 رقم10:5 مطبوعہ دار الاحیاء التراث القدیم)

(14) امام خطیب بغدادی (م463ھ) لکھتے ہیں۔

مَيْسُون بنت بحْدَل .

ولم يَقُولَا أنها رَوَت شَيئًا.وقد رَوَت عن معاوية بن أبي سفيان حديثًا.

(المؤتنف تکملہ المؤتلف والمختلف :2 /333 ترجمہ499، مطبوعہ مکتبۃ العمریہ، دار الذخائر القاہرہ)

(15) معجم الشعراء العرب میں ہے۔

مَيْسون بنت بَحْدل

ميسون بنت بحدل بن أنيف بن قتافة بن عدي بن حارثة بن جناب.

شاعرة إسلامية تزوجها معاوية بن أبي سفيان ومن قبله تزوجت من زامل بن عبد الأعلى فقتله أخ له كان قد خطبها ثم تزوجها معاوية فولدت له يزيد، وطلقها وهي حامل به. (معجم الشعراء العرب:ص2215)

(16) ابو الفداء عماد الدین اسماعیل بن علی (م732ھ) لکھتے ہیں۔

وكانت أمه ميسون بنت بحدل الكلبية، أقام يزيد معها بين أهلها في البادية، وتعلم الفصاحة، ونظم الشعر هناك في بادية بني كلب، وكان سبب إرساله مع أمه هناك أن معاوية سمع ميسون بنت بحدل تنشد هذه الأبيات وهي.

للبس عباءة وتقر عيني... أحبُ إليَّ من لبسِ الشفوفِ

وبيت تخفق الأرياح فيه... أحب إليَ من قصر منيف

(المختصر فی اخبار البشر:1 /192، مطبوعہ المطبعۃ الحسینیہ المصریۃ)

(17) شمس الدین با بن ناصر الدین (م842ھ) لکھتے ہیں۔

مَيْسُونُ بنت بَحْدَل الْكَلْبِيَّة، وَالِدَة يزِيد بن مُعَاوِيَة، رَوَت عَن مُعَاوِيَة.

(توضیح المشتبہ :8 /142، موسسۃ الرسالہ، بیروت)

(18)ابن حجر عسقلانی (م852ھ) لکھتے ہیں۔

مَيْسُونُ بنت بَحْدَل الْكَلْبِيَّة، وَالِدَة يزِيد بن مُعَاوِيَة، رَوَت عَن مُعَاوِيَة.

(تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ :4/ 1280 ،مطبوعہ المکتبہ العلمیہ بیروت)

محترم قارئین کرام! حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ میسون بنت بحدل کلبی نہ صرف مسلمان بلکہ تابعیت کے مرتبہ پر فائز تھیں جس پر کثیر شواہد و دلائل موجود ہیں جبکہ ان کے نصرانی ہونے پر کوئی معتبر دلیل موجود نہیں۔

ان ائمہ اسلام کی تصریحات سے ان کا تابعیہ ہونا واضح ہے، ان کے کفر پر تو دور کی بات فسق و فجور پر کوئی بات صحیح سند سے ثابت نہیں۔

تابعی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے کسی بھی صحابی کی صحبت اختیار کی یا ان سے ملاقات کی۔

علامہ سید شریف جرجانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

التابعي كل مسلم صحب صحابيا وقيل من لقيه وهو الأظهر .

ترجمہ: تابعی ہر اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کی صحبت اختیار کی ہو، اور ایک قول یہ ہے کہ تابعی وہ مسلمان ہے جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور یہی زیادہ ظاہر ہے۔ (ظفر الأمانی بشرح مختصر السید الجرجانی: ص540)

علامہ حافظ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ دوسری تعریف کے تحت لکھتے ہیں:

اي التعريف الثاني للتابعي أظهر وأقوى قد اختاره جمع من أرباب التقوى والفتوى.

یعنی تابعی کی دوسری زیادہ ظاہر زیادہ قوی ہے اسی کو ارباب تقوی وفتوی کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔

(المنہل الروی فی مختصر علوم الحدیث النبوی لابن جماعہ: ص379) (الخلاصۃ فی أصول الحدیث للطیبی: ص125)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ تدریب الراوی میں دوسری تعریف کے بارے میں لکھتے ہیں:

قال العراقي وعليه عمل الأكثرين من أهل الحديث

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اسی پر اکثر محدثین کا عمل ہے۔ (تدریب الراوی: 5/ 240)